صلوا علیہ وسلموا تسلیما
شکر خدای عز و جل کہ این مسدس میلاد نبی مرسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسمی بہ
صبح ازل
تصنیف لطیف جناب منشی امیر احمد صاحب امیر سلمہ اللہ الصمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس صبح کی مشتاق تھی ہم وہ سحر آئی — محبوب جو صورت تھی وہ پیش نظر آئی
ہان شاد ہون مومن کہ یہ تازہ خبر آئی — نزدیک سواری شہ بحر و بر آئی

اے پیک صبا کہدے یہ عالی گہرون سے
منظور تماشا ہو تو جلد آئین گہرون سے

ہمراہ سواری کی فرشتون کا پرا ہی — اور ساتھ رسولون کا رسالہ بھی جدا ہی
ہی پنجۂ قدرت جو عَلَم جلوہ نما ہی — امت کی ہی بخشش یہ نقیبون کی صدا ہی

رحمتکدۂ خالق قیوم سے آئے

بازار کی زینت ہی منقش ہیں دکانیں
ہیں آج مزی صلِّ علیٰ کہتے زبانیں
یہ تازہ بہاریں ہیں یہیں اوہی نشانیں
یہ نذر ہی سلطان کی کہ قربان ہیں جانیں

جنت ہوئی محفل قدم شاہ عرب سی
ہاں دور سی تسلیمیں ہوں مجری ہوں ادب سی

جو قصر کہ ہی منزل سلطان فلک جاہ
دربار یہ عالی ہی تعالیٰ ہی من اللہ
وہ بزم ولادت ہی کہ خلق کو آگاہ
بہولیں نہ کوئی رسم ادب بندۂ درگاہ

سجدی میں ذرا سر کو جھکاتی ہوئی آئیں
آنکھوں کو سر راہ بچھاتی ہوئی آئیں

لازم ہی کمر میں ہو کمربند عقیدت
رومال و دوشالی کی جگہ مہر و محبت
آرایش سر طرۂ دستار ارادت
پیراہن زیبای بدن فوق اطاعت

نقد دل و جان نذر شہ کون و مکان ہو
سر پیشکش تاج سر ہر دو جہان ہو

لو ہو گئی اب بزم ولادت کا ہی ساماں
اللہ ری بہار چمن رحمت یزداں
آتی ہیں ملک جمع ہیں مستانہ ایمان
کم روضۂ رضوان سی نہیں ہی یہ گلستان

اس بزم کی کیونکر نہ زمین رشک فلک ہو

نازل ہی عجب نور کہ پر نور جہان ہی
جلوی سی تجلی کدۂ طور جہان ہی
ہی رحم خدا فیض سی معمور جہان ہی
کلفت گئی تاریکیون سی دور جہان ہی

طالع افق قدس سی خورشید کرم ہی
جو ذرہ ہی اب مشرق انوار قدم ہی

اوس شاہ کی آمد ہی جو ہی شاہ دو عالم
اوسکی قدم آنی مین جو آدم سی ہی قائم
وہ ماہ چمکتا ہی جو ہی نیر اعظم
ہوتا ہی عیان نور خدا اسمی مجسم

نقش قدم اوسکا ہی کہ سر کہ پڑین گی
آئی ہین ملک شوق زیارت سی ہین گی

تو کفر گیا دین کو رونق ہوئی حاصل
عالم مین حق آیا تو ہوا نام کو باطل
اعجاز سی کیا ساحرون کی ٹوٹ گئی دل
کیا راہ ہو گم خضر ہو جب رہبر کامل

اب ابر کرم گہر کی جو برسا ہی گا پانی
آتشکدی بجھ جائین گی بہر جائیگا پانی

یہ وہ ہی کہ موسیٰؑ در دولت مین ہین بان
کی نوحؑ کی یاری سی تو ہی شورش طوفان
یہ وہ ہی کہ ہین زیر نگین جسکی سلیمانؑ
جان خضرؑ و مسیحاؑ ہین اسیکی لب خندان

الیاسؑ ہین کرم عام مین اسکی
خضرؑ آب کش لشکر اسلام مین اسکی

یہ وہ ہی کہ یعقوبؑ کو یوسفؑ سی ملایا
یونسؑ کو کبھی بطن سی ماہی کی چھڑایا
ایوبؑ جو بیمار ہوی درد مٹایا
گہ آگ کی براہیمؑ کو آتش سی بچایا
بخشی الم قتل مین شبیرؑ کو تسلی
ارہ کی تلی دی ذکریاؑ کو تسلی

سیراب کیا آپ کے اک جام سی لشکر
گردون پہ ہوی رجعت خورشید منور
تھا ایک طبق جس سی بٹی خوان برابر
اونگلی کی اشاری سی ہوا ماہ دو پیکر
اعجاز سی دی قوت رفتار حجر کو
کیا دوڑ کی آیا جو ہوا حکم شجر کو

سایی کا نہونا صفت مہر سی ظاہر
بیٹھی نہ مگس جسم پہ کیا جسم تھا طاہر
پتلی کا نکلنا کمر پاک سی باہر
کیا نور تھا انکا ہین عیان جسکی مظاہر
گیسوی مبارک تھی شب قدر سی بڑھکر
ابرو بھی مہ نو تھی مگر بدر سی بڑھکر

اعجاز تو حضرت کی زمانی مین ہین مشہور
لیکن متقاضی ہی یہ دل کچھ تو ہون مسطور
لکھی جو ہزارون کوئی دفتر نہ ہون معمور
ظاہر ہی کہ یہ بزم مضمون سی ہی معمور
حقا یہ حکایت نہین نعمت ہی ثمر ہی
مہمانون کی دعوت مین منظور نظر ہی

لکھا ہے کہ اک مرد عرب دور سے آیا
ایمان کی دولت تو لی ذائقہ پایا
اور سید مرسل سے سخن لب پہ یہ لایا
قائم سر امت پہ رہے آپ کا سایا

منظور ہے دل کو کہ یقین اور سوا ہو
پھولے شجر معجزہ کوئی تو ہرا ہو

حضرت نے کہا کہہ تجھے جو بات ہو منظور
کی عرض کہ حضرت وہ شجر ہے جو بہت دور
اللہ تو قادر ہے اگر بندہ ہے مجبور
پا آپ کی اگر وہیں پھر جائے بدستور

ظاہر ہے کہ یہ نخل نہ حیوان نہ بشر ہے
رفتار درختوں کی کرامت کا ثمر ہے

حضرت نے کہا دیر نہ کر خیر ابھی جا
وہ شکل ہوا سے یہ قدم رکھ کے جو پہنچا
لے نام مرا پاس مرے اسکو بلا لا
اور اوسنے لیا نام شہ یثرب و بطحا

جھوما وہ شجر نام شہنشاہ عرب سے
جان آگئی مردے میں مسیحا کی طلب سے

آرام کہاں تھا وہ چپ و راست ہوا خم
ہمراہ اوسکے وہ چلا صورت آدم
جڑ خاک میں جتنی تھی نکل آئی اوسی دم
ہر برگ زبان شکر گزار شہ عالم

آیا مگر اللہ رے ادب سر کو جھکا کے
استادہ ہوا سامنے اعجاز نما کے

وہ مرد ہوا دیکھ کی یہ معجزہ ششدر — تو بارہ پھر اگر دشہ طبع بلی دکھو شر
معنی یہ ہین حسبی جو کہا اوسنی مکرر — کافی ہین پیمبر مجھے کافی ہین پیمبر

مالک ہین یہی کون کرامات نہین ہے
جنت کا دلانا انہین کچھ بات نہین ہے

اوس نخل نی جب حکم شہنشاہ کا پایا — آیا تھا جہان سی قدم اوس سمت اوٹھایا
جس جا تھا وہین جا کی قدم اپنا جمایا — تمکین یہ بلی برگ ہوا نی نہ ہلایا

بو سر ہین جو اوسکی شہ لولاک کی پہونچی
پتال ہین جڑ اوس شجر پاک کی پہونچی

یہ معجزہ کیا اور سنو معجزہ دلجو — بھرتا ہی قلم جو کہ کڑیان صورت آہو
اوڑتا ہی کہ ہی جو نقش و لائی شہ خوشخو — ہوتی ہی سیاہی سی عیان مشک کی خوشبو

مضمون ہر اک شوخ ہی کیا حسن رقم ہی
قرطاس نہین مرتع آہوی حرم ہی

لکھا ہوا اک شوخ جو قصہ نظر آیا — ہمنی بہی قلم ہاتھ مین لکھنی کو اوٹھایا
صیاد نی صحرا مین کہین جال بچھایا — اوس جال مین اک مادہ آہو کو پھنسایا

گلگشت اوسی روز تہی سبزی کی فضا مین
سب چوکڑیان بہول گئین پہنس کی بلا مین

ناگاہ ہوا آپ کا صحرا مین گذارا
خورشید سی ہوا دشت ختن دشت ختا سا
جو نقش قدم تھا وہ زمین پر تھا نشانا
مین دیدۂ آہو ہون یہ اوسکا تھا نشانا

رُل ایک طرف مشک تھی گیسوی رسا کی
اصحاب بھی ہمراہ تھی اور شیر خدا بھی

ہرنی نی جو دیکھا تن بیجان مین پڑی جان
چاہا کہ پکاری کہ ہو مشکل کہین آسان
پر نطق کہان تھا وہ ہوئی سخت پریشان
کی حق سی دعا نطق عطا کر مجھی اس آن

گویا ہو زبان شکوۂ صیاد کرون مین
یارب تری محبوب سی فریاد کرون مین

حیران ہے دیکھو کرم خالق باری
گویا ہوئی وہ اور پیمبر کو پکاری
آفت مین گرفتار ہون مین درد کی ماری
آنکھین ابھی کھل جائین نظر ہو جو تمہاری

محکوم فلک آپ کی ہین شمس و قمر بھی
ای کُل کی مددگار ذرا لطف ادہر بھی

سُنتی ہی یہ آواز ادہر کو گئی حضرت
ہرنی نی کہا مین ہون گرفتار مصیبت
یہ کون جو ہی سامنی ای ختم رسالت
بچی مری دو اسمین ہین اور بہوک کی شدت

بی دودہ مین دہ دودہ پلاتا نہین کوئی
مین قید مین ہون مجکو چھڑاتا نہین کوئی

کیا رحم تھا اشک آنکہ سی نکل آئی
سوچو تو کہ حیوان نی بھی رحم جو کہائی
آگاہ جو ہو درد سی وہ درد شناسی
انسان کو کیونکر نہ جہنم سی بچا سی

دیکھی نہ گئی آہوی دلگیر کی زاری
یاد آئی انہیں شبر و شبیر کی زاری

القصہ یہ احوال جو ہرنی نی سنایا
فرمایا رہا کر ہی بڑا رحم کا پایا
کیا قدرت خالق ہی کہ صیاد بھی آیا
انسان وہ نہیں جسنی کہ حیوان کو ستایا

حیوان ہی پراندیشہ وحشت نہ ذرا کر
آتی ہی یہ بچون کو ابھی دودھ پلا کر

ہو کر متبسم وہ لگا کہنی کہ حضرت
کب چھوٹ کی ہی سوی مکان پھر کی جبلت
حیوان پھر آتی ہیں کہیں ان میں ہی وحشت
حضرت نی کہا کرتی ہیں ہم انکی ضمانت

حیرت ہوئی قدرت خلاق جہاں سی
جبتک یہ نہ آئینگی نہ ہم جائینگی یہان سی

صیاد لگا کہنی کہ لو میں نی یہ مانا
لیکن نہ پھر آئی تو ہی پھر جان کا جانا
ہرنی کو تو کرتا ہون اسی وقت روانا
تیرون کا بناؤنگا تمہیں آج نشانا

پھر حفظ کسی طرح سی تمکو نہ اماں ہی
آہو کی عوض صید مرا آہوی جاں ہی

کیا حلم تھا ہو کر متبسم یہ سنایا
تو نی تو مری جان بنا جال بچھایا
اچھا نہین کچھ خوف یہ بیڑا ابھی اوٹھایا
تو لائیگا ایمان جو یہ حیوان پھر آیا

اسوقت یہی شرط سہی جسکو خدا دے
ہم جان لگاتی ہین تو ایمان لگا دی

کہنا ہوا جسوقت اوسی آپکا منظور
پھر لطف سی عیسی نی نظر کی سوی رنجور
تھا رنج جو ہرنی کو اوسی دم مین گیا دور
اور پشت پہ اشفاق سی پھیرا ید پر نور

کی پڑھکی دعا دم یہ عطا اوسپہ بڑی کی
چھوڑا اوسی مہلت اوسی دی پانچ گھڑی کی

دوڑی ہوئی بچون کی طرف آئی وہ دلگیر
جسطرح کہ جاتا ہی نشانی کی طرف تیر
بچون کو پلانی لگی جسوقت کہ وہ شیر
گویا ہوئی یون اور یہ کرنی لگی تقریر

اسوقت تلک تو نی نہ بچون کی خبر لی
کیا وجہ ہی کیون صبر کی سل سینی پہ دھر لی

ہرنی نی کہا دودھ جو پینا ہو تو پی لو
تھی قید چھڑایا مجھی دنیا ہو سے جیو
ضامن ہوئی ہین آپ مری سید مشفق
جانا ہی بہت جلد بڑی فکر ہی مجھکو

کیا گرد ہین اسکے گہر انمول نبی ہین
اللہ سی عنایت کہ مری اول نبی ہین

بچون نی کہا وہ وہ نہین گی نہ ہم اصلا
پر یہ تو بتا تجہ مین جو خوشبو سی سبب کیا

تکلیف نہ حضرت کو ہو ابہی ابہی جا
وہ بولی کہ ہان آپ نی ہی پشت پہ پہرا

خوشبو بہری بالون مین جو ہی عطر حنا کی
حنا یہ مہک ہی گل گلزار خدا کی

یہ کہتی ہی ہرنی نی نہ پہر دیر لگائی
حضرت نی کہا خوب ہی کی وعدہ وفائی

دوڑی ہوئی گل جا کہ گہڑی مین آئی
وہ بولی کہ حضرت کہی کیا حال فدائی

یا شاہ نہین وہ وہی بچون نی پیا ہی
نام آپ کا سنتی ہی مجہی بہید بتا ہی

صیاد نی جسوقت سنی ساری یہ گفتار
سو جان سی ہوا معتقد شاہ وہ دیندار

سمجہا کہ اس اعجاز کا اب فرض ہی اقرار
بولا قدم پاک پہ گر گر کی کئی بار

باطل نہین رہتا جو دکہاتا ہی اثر حق
بیشک ہی خدا ایک رسول آپ ہین حق

تو اب مین مسلمان ہون منہ کفر سی موڑا
شکر آپ کا جتنا کہ بجا لاؤن ہی تہوڑا

مین چہوٹ گیا کفر سی ہرنی کو بہی چہوڑا
کہ کہکی یہ عاجز نی بہت ہاتہون کو جوڑا

اس در پہ جیون گا مین اسی در پہ مرون گا
حضرت ہی کی قدمون مین بسر زیست کرون گا

ہرنبی پہ کرم حق نی کیا مستثنا ہی
کہتی تھی یہ رستی مین گئی میری تباہی
وہ جو گھڑیاں بھرتی ہوئی ہو گئی راہی
قربان مددگار ہی محبوب الٰہی

حضرت کی عنایت ہی عطا رب احد کی
مین کیا ہون پیمبر نی فرشتون کی مدد کی

اعجاز تو حضرت کی زمانی پہ ہین ظاہر
سرکار خداوند دو عالم کی ہین مختار
حیران ہو کہ انسان جو ہین کل کی مددگار
اللہ سی ملنی کو ذریعہ ہی یہ دربار

جسکی کہ رسائی نہوئی خیر و سرا تک
سو خضر اوسی پہونچا نہین تو پہونچی نہ خدا تک

امت پہ شفقت تھی دم نزع جو آیا
یاد آ گئی امت نہ اوسی دل سی بھلایا
او نزع کا صدمہ شہ والا نی اوٹھایا
رو کر ملک الموت کو حضرت نی سنایا

امت ہی ضعیف آہ نہ صدمہ ہو کسی پہ
اونپر جو گزرنی ہی گزر جای مجھی پہ

انجام کا یہ حال سنو جیسی اب آئی
بیٹون کی طرح اونکی اوٹھائی نہین کیا نہ
امت کی ہدایت کو ہوی آپ سرافراز
سختی مین مصیبت مین درحلم رہا باز

اللہ ری کرم شان رحیمی کی دکھا دی
شمر حسنی کیا خیر کی اوسکو بھی دعا دی

لو آج ولادت ہی شہ عقدہ کشا کی
رونق ہی عجب آج کی دن ارض و سما کی
وہ آج ہی خوشی جلوۂ محبوب خدا کی
ضو بڑھ گئی ہی مشتری و ماہ و سہا کی
یہ گنج سعادت ہی یہ خالق کی عطا ہی
گھر گھر جو بجی نوبت شادی تو بجا ہی

عالم میں ہی اک دھوم کہ سلطان کی ہی آمد
تاریک تھی شب شمع شبستان کی ہی آمد
ہر مور کا ہی قول سلیمان کی ہی آمد
روشن ہی کہ خورشید درخشان کی ہی آمد
آمد ہی یہ اوس نور کی جو نور خدا ہی
اس نور سی کیا شان خدا جلوہ نما ہی

ہر قطرہ یہ کہتا ہی کہ عالی ہمم آیا
ہر برگ کا ہی قول کہ صاحب حشم آیا
ہر ذرے کی آواز ہی مہر کرم آیا
ہر پھول ہی خندان کہ سراج قدم آیا
طائر ہی نشیمن میں خوش دھوم پڑی ہی
غل چہچہوں میں ہی کہ یہ شادی کی گھڑی ہی

کیا عید ہی بیداروں میں کیا بزم ہی گلشن
کم نور کی جاموں سی نہیں پیرہن تن
ایک ایک سی ملتا ہی گلی پھرتی ہیں روشن
دل سب کی غنی ناتے ہیں دولت کا ہی مسکن
پھولوں سی چنگیروں کو بھر لائی ہیں خود
ملنی کی لیی عطر عروس آئی ہیں حوریں

آتی ہی بہار آمد شاہ دو سرا ہی
مہمان کی لینی کو چلی قصد صبا ہی
پائی ہی جو بو اور ہی پہولون مین ہوا ہی
جو سرو ہی وہ منتظر شاہ کہڑا ہی
ہی چشم بہ رہ سر کو جہکاتی نہین نرگس
پہولی ہوئی جامی مین سماتی نہین نرگس

آمد ہی جو خورشید رسالت کی سر خاک
سجدی کو سر خاک جہکی پڑتی ہین افلاک
ہر وقت کو آنکہ بہی اس بات کی ہی تاک
آنکہون مین لگی سرمہ خاک قدم پاک
حورین بہی ہین خوش عیش پہ غلمان بہی تلی ہین
ہی بارش رحمت در فردوس کہلی ہین

ابلیس کی گہر مین ہی عجب طرح کا ماتم
آنکہون مین اندہیرا ہی کہ پرنور ہی عالم
صحراؤن مین یون بہاگتا پہرتا ہی وہ ظالم
جسطرح ہرن شیر کی بو پا کی کری رم
چہپتی ہوی پہرتی ہین اب آڑ و نہین شیاطین
ٹکراتی ہین سر اپنی پہاڑون مین شیاطین

بتخانون مین یہ کفر سی کہتی ہی ضلالت
رہنی کا ٹہکانا نہین عبارت کی ہی وحشت
بت کرتی ہین جہنجہلا کی برہمن سی اشارت
دی توڑنی یہ مسجد و بنا کر ہین ذلت
کیا خوار ہوی دیدہ ارباب یقین مین
شق کاش زمین ہو کہ سما جائین ہمین مین

میخانۂ عرفان ہی کہلا عیش ہی ظاہر
ساقی سی کہی جا کی جو ہر کارہ ہو حاضر
میخوار بہی ہین پاک ہی شوق بہی جا
اسوقت تو مستون کی ذرا چاہیئی خاطر

وہ جام عنایت ہو کہ جو ہوش ربا ہو
پاین وہ قدح جو ہی عرفان سی بہرا ہو

لو ہوشو اب شاہ کی تعظیم کو اوٹھو
قربان کرو لاکی زر و سیم کو اوٹھو
محفل مین حضور آتی ہین تسلیم کو اوٹھو
دیدار رخ احمد بی میم کو اوٹھو

پہیلی ہی یہ ضو چار طرف ربِ علا کی
تعظیم محمدؐ کی ہی تعظیم خدا کی

غل ہو کہ سلام آپ پہ یا قبلۂ عالم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا نور مجسم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا کعبۂ اعظم
غل ہو کہ سلام آپ پہ یا افسر آدم

ہر شخص کو لازم ہی کہ ہی شکر خدا کا
غل بزم مین ہو صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کا

کہتی ہین ہوا ابر سفید ایک نمایان
حضرت کو لپیٹا ہوی جو تہی ہین پنہان
آیا وہ زمین پر صفت قطرۂ باران
یہ دُر وہ صدف لعل تہی حضرت ذیشان

اوٹہا وہ تو اک دہوم اوٹہی ارض و سما مین
یہ نکہت گل جاتی ہی دامان صبا مین

ہالی میں عجب لمعۂ نورِ قمر آیا — کیا حلقۂ پرکار میں نقطہ نظر آیا
قالب میں تو جان آنکھ میں نورِ نظر آیا — ظلمات میں اسکندرِ عالی گہر آیا
سدرہ اوسی کبھی تو یہ جبریل امین تھے
وہ تخت سلیمان تو سلیمان شہ دین تھے

آتی تھی یہی غیب سی آواز کہ جاؤ — اسوقت اسی مشرق و مغرب میں پھر آؤ
ہان جلوۂ محبوب خدا سبکو دکھاؤ — پوچھی جو کوئی نام محمد تو بتاؤ
شہرہ ہو زمانی میں شہ کون و مکان کا
آگاہ جہان ہو کہ یہ مالک ہی جہان کا

کہتی ہیں صفیہ جو پھوپھی تھین شہ دین کی — جسوقت ولادت ہوئی اوس طفل حسین کی
شان آئی نظر مجھکو عجب ماہ جبین کی — آتی تھی صدا شہپر جبریل امین کی
پہلی ضیا جلوۂ خورشید کرم سی
گہر مطلع انوار ہوا فیض قدم سی

دیکھیں وہ جو چیزیں کہ بیان اونکا کرون کیا — سامان یہ کبھی وقت ولادت تھین دیکھا
اوّل رخ پر نور سی وہ نور تھا پیدا — جو حضرت موسیٰ نی کبھی طور پہ دیکھا
تھا نور چراغ اوس گل امید کی آگی
یون جیسی ستارہ کوئی خورشید کی آگی

اور دوسری یہ بات سنو ہوتی ہی پیدا
آیا جو سخن لب پہ تو پہلی سے یہی آیا
مانند مسیحا ہوئی اعجاز سی گویا
وہ خالق عالم ہی وہ واحد ہی وہ یکتا

ہمتا نہیں زنہار کوئی رب کا
کہتی ہیں محمد جسی مرسل ہی خدا کا

تھی تیسری یہ بات کہ پیدا ہوئی جس دم
ختنی کی نہ حاجت تھی ہوا ختنہ مقدم
تھی ناف بریدہ وہ شہنشاہ دو عالم
تن نور کا تھا صفت نیّر اعظم

کیا پاک تھا باطن جو بظاہر ہوئی پیدا
تھا صاف بدن طیّب و طاہر ہوئی پیدا

چوتھی یہ صفت صاف عیان نشان رسالت
خلق و کرم و جود و عطا زہد و عبادت
چہرے سے ہی نمود ار سب آثار سعادت
تھی ذکر میں مصروف نبی قبل ولادت

طاعت کی ہوس بطن ہی سی ہی من نشین تھی
رکھتی ہی قدم خاک پہ سجدے میں جبین تھی

پنجم یہ صفت سجدہ بجا آپ جو لائی
آہستہ سخن یہ لب جان بخش پہ آئی
پھر دست مبارک طرف قبلہ اوٹھائی
یہ دین کی رونق ہو کہ اپنی ہوں برائی

مقبول اسیوقت یہ عاجز کی دعا ہو
یا خالق عالم مری امت کا بھلا ہو

اور وصف ششم وہ تہا کہ جو سب سے پہ ظاہر
تابان تہی وہ اسطرح کہ جیسی کہی کی اختر

تہی مہر نبوت سیہ شانۂ انور
مرقوم خط نور سی یہ نقش تہا او سیر

ہی خالق عالم احد احمد ہی محمد
اللہ ہی اللہ محمد سے ہے محمد

خاموش امیر اب کہ نہین طول کی حاجت
یارب مری آقا دہ تو ارین مین رحمت

پڑہتی کی لیی کرتے ہین یہ باکفایت
حاصل ہو مجہی روضۂ حضرت کی زیارت

درگاہ شہنشاہ دو عالم مین گذر ہو
وہ پانون ہون اور بندہ درگاہ کا سر ہو

تا چند یہ حالت مصیبت یہ تباہی
خواہان ہون امارت کا نہ مین طالب شاہی

تو ہی مری حاجات سی آگاہ کہا ہی
صدقہ تری محبوب دو عالم کا الہی

اتنا ہو کہ دنیا سی گرانبار نہ اوٹہون
خفت نہو محشر مین نگون سار نہ اوٹہون

ہو درد جو مجہکو تو دوا غیب سے آئی
مشکل جو پڑی عقدہ کشا غیب سے آئی

عارض جو مرض ہو تو شفا غیب سے آئی
مانگون جو دعا مین یہ صدا غیب سے آئی

جو مانگا
عطا تجہکو کیا تو نے جو مانگا
صدقی مین محمد کی دیا تو نے جو مانگا